السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیور کی زکوۃ ہر سال ادا کی جائے یا عمر بھر میں ایک ہی دفعہ ادا کی جائے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زیور سے زکوۃ کی ادائیگی کے مسئلہ میں چار مذہب ہیں، ایک یہ کہ زیور سے زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے، سفل کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اس مسئلہ میں ایک قول ملتا ہے، دوسرا یہ کہ زیور سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، یہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اورامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے، تیسرا یہ کہ زیور کی زکوٰہ یہ ہے کہ اگر کسی کو کبھی ضرورت پڑے تو اسے عاریۃً دے دیا جائے، اس مسلک کی بنیاد وہ اقوال ہیں جو دار قطنی میں حضرت انس اور حضرت اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہیں، چوتھا یہ کہ زیور سے زکوۃ ہے جو بیہقی میں وارد ہے، زیور سے زکوۃ کے متعلق اصل بات یہ ہے کہ زکوٰہ ادا ہی کی جائے، اور ہر سال ادا کی جائے، عون المعبود شرح ابوداؤد اور تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں اس پر مفصل بحث کی گئی ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے متعدد صحیح مرفوع روایات، اقوال وآثار صحابہ وتابعین اور تبع تابعین کے ارشادات کے حوالے دیئے گئے ہیں، ان میں سے حضرت ام سلمہ، حضرت عائشہ، فاطمہ بنت قیس اوراسماء بنت یزید سے مروی روایات ہیں، کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف زیور پہنتے ہوئے دیکھا، اور آپ نے ان کوان سے زکوۃ ادا کرنے پر زور دیا۔ اورعدم ادائیگی پر وعید سنائی، اسی طرح زیور کی زکوۃ ہر سال ادا کرنی چاہیے، تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں دار قطنی کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر کے بارے میں لکھا ہے کہ ((انہ کان یکتبُ الیٰ خازن ''سالم ان یخرج زکوۃ علی نسائہ کل ستبہ)) ''یعنی انہوں نے اپنے خزانچی سالم کو لکھا کہ وہ ان کی عورتوں کے زیور سے ہر سال زکوٰہ ادا کیا کریں۔

(خلاصہ کلام یہ ہے کہ زیور سے عدم ادائیگی زکوۃ کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ مروی نہیں ہے بلکہ یہی ثابت ہے کہ زیور سے زکوۃ ادا کی جائے۔ (الاعتصام جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۳۵

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 93-94

محدث فتویٰ